کبر میری چادر ہے

(الکبریاء ردائی)

تحریر:۔ عتیق الرحمن

الحمد للہ الذی لہ الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم واصلی واسلم علی رسولہ تحلی بالفضائل وکان ذاخلق عظیم وبعد۔ قال اللہ تبارک و تعالی ولا تصعّر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر (لقمان آیت نمبر18۔19)

ترجمہ:۔ اور لوگوں کے لئے اپنی رخسار کو نہ پھلا اور زمین میں اترا کر (اکڑ کر) نہ چل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اترانے (اکڑنے) والے شیخی خورے کو پسند نہیں فرماتے۔ اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر۔ اور اپنی آواز کو آہستہ رکھ کیونکہ گدھے کی آواز سب آوازوں سے بری ہے۔

کبر کی تعریف:۔ انسان اپنے حسن و جمال اپنے مال و دولت (جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ہی عطا کردہ ہے) یا وہ دوسری نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہیں ان کی بناء پر اپنے آپ کو دوسرے سے اونچا اور بلند تصور کرتے ہوئے دوسروں کو ذلیل و رسوا اور حقیر سمجھے کبر کہلاتا ہے۔

کبر ہو یا تکبر غرور ہو یا فخر ایک ہی بات ہے یہ وصف ہفت اقلیم کائنات کی وسعتوں میں کسی طبقے کی رہنے والی مخلوق کے شایان شان نہیں۔ اگر کوئی ہستی ہے جو حقیقتاً اس وصف سے متصف ہے تو وہ ساری کائنات کی خالق' مالک' رب العالمین اللہ کریم ہی کی ذات ہے کہ جس کی برابری اور ہم پلہ ہونے والی کوئی دوسری شئی نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر ۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ:۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اچھا کھانا' اچھا پینا' اچھا پہننا اور صاف ستھرا رہنا یہ بھی تکبر کی علامت ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ اس کی وضاحت حدیث پاک میں موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایدخل الجنتہ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر۔ فقال رجل۔ ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ و نعلہ حسنا۔ قال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر تبطر الحق و غمط الناس (مسلم)

ترجمہ:۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض آدمی چاہتے ہیں کہ ان کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔ غرور اور تکبر کا یہ مطلب ہے۔ کہ اترانے کی وجہ سے حق کا انکار کر دینا اور لوگوں کو ذلیل و حقیر سمجھنا۔

متکبر اللہ کے عذاب کو آواز دیتا ہے:۔ انسان کے لئے لائق نہیں کہ وہ اس وصف کو اپنے لئے پسند کرے۔ اگر کوئی اسے اختیار کرے گا تو وہ خدا کا باغی اور نافرمان ٹھہرے گا۔ اور اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا۔ جیسا کہ تاریخ اقوام عالم سے یہ بات ثابت شدہ ہے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیھم و اتیناہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء بالعصبتہ اولی القوۃ اذقال لہ قومہ لاتفرح ان اللہ لایحب الفرحین (قصص آیت نمبر ۷۶)

ترجمہ:۔ بے شک قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا۔ پھر لگا ان پر بڑائی کرنے۔ (یا ظلم کرنے) اور ہم نے اس کو دولت کے اتنے خزانے دیئے تھے کہ اچھے کئی زبردست (ہٹے کٹے) آدمیوں کو اس کی کنجیاں (یا تھیلیاں) اٹھانا مشکل ہوتا۔ ایک بار اس کی قوم والوں نے اس سے کہا (اتنا) مت اترا کیونکہ اترانے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ لیکن جب اس نے شیخی کو ترک نہ کیا بلکہ آگے اسے یہ جواب دیا۔

انما اوتیتہ علی علم عندی (قصص آیت نمبر۷۸)

ترجمہ :۔ (قارون نے کہا) کہ میں نے یہ پیسہ اپنی عقل کے زور سے کمایا ہے بالاخر نتیجہ کیا نکلا۔ ارشاد خداوندی ہوا۔

فخسفنا بہ و بدارہ الارض فما کان لہ من فئتہ ینصرو نہ من دون اللہ و ما کان من المنتصرین (قصص آیت نمبر۸۱)

ترجمہ :۔ پھر ہم نے قارون اور اس کے گھر کو (خزانوں سمیت) دھنسا دیا اور کوئی گروہ ایسا نہ تھا جو خدا کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا۔ اور نہ وہ آپ اپنی مدد کر سکا۔

فرعون کا تکبر:۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات میں ایک فرعون نامی شخص بھی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو ذلیل و حقیر سمجھتا تھا اور کہتا تھا کہ انا ربکم الاعلی میں تمہارا بڑا رب ہوں۔ اللہ کی زمین پر جب اللہ کی پیدا کردہ مخلوق آنکھیں نکالتی ہے تو غیرت خداوندی جوش میں آتی ہے اور ایسے حقیر کیڑوں کو سمندر میں اس کے فوجیوں سمیت غرق کر کے آنے والی نسلوں کے لئے باعث عبرت بنا دیتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیتہ وان کثیرا من الناس عن آیاتنا لغافلون (یونس - ۹۲)

پس آج تیری لاش کو ہم بچالیں گے۔ اس لئے کہ جو لوگ تیرے بعد (دنیا میں) رہ گئے ہیں ان کیلئے تو اللہ کی قدرت کی ایک نشانی (اور عبرت) ہو۔

سب سے بڑا متکبر:۔ جب اللہ کریم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو شیطان کے سوا سب نے کیا۔ وہ اکڑ گیا۔ اللہ کریم نے نوریوں کے سردار سے پوچھا " ما منعک ان لا تسجد اذا مرتک' قال انا خیر منہ خلقتنی من نارو خلقتہ من طین - قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا فاخرج انک من الصاغرین - (اعراف ۱۲ - ۱۳)

اے ابلیس! جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ وہ کہنے لگا میں آدم سے بہتر ہوں مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو تو نے مٹی

سے پیدا کیا ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا (اگر تو ایسی شیخی کرتا ہے) تو (آسمان یا بہشت سے یا اپنے مرتبے سے) اتر جا۔ یہ تو تیرے لئے ہونا نہیں کہ جو تو وہاں (آسمان یا بہشت میں) رہ کر غرور کرے نکل جا تو (ذلیلوں میں سے) ایک ذلیل ہے۔

گویا کہ نوریوں کے سردار کا تکبر بھی اللہ کو پسند نہیں اسے بھی ذلیل و خوار کر کے اپنے دربار سے نکال دیا۔

تکبر کی ایک اور شاخ :۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح اپنے آپ کو دوسروں سے بلند خیال کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ ایسے ہی جان بوجھ کر اپنی چادر شلوار اور کپڑے وغیرہ کو نیچے لٹکانا بھی تکبر کے زمرے میں شامل ہے۔ اور ایسے آدمی کے لئے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

متکبر قیامت کے دن نظر رحمت سے محروم ہوگا:۔

لاینظر اللہ یوم القیامتہ الی من جر ازراہ بطرا (متفق علیہ)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ رب العزت قیامت کے روز اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جس نے اپنے ازار (تہ بند) کو تکبر کی وجہ سے لٹکایا۔

جنت اور جہنم کا مناظرہ :۔ متکبر آدمی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ مذموم وصف انسان کو جہنم میں لے جانے کا باعث بنتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

احتجت الجنتہ والنار فقالت النار فی الجبارون والمتکبرون وقالت الجنتہ فی ضعفاء الناس ومساکینہم فقضی اللہ بینہما انک الجنتہ رحمتی ارحم بک من اشاء وانک النار عذابی اعذب بک من اشاء ولکلیکما علی ملوھا (مسلم)

ترجمہ :۔ جنت اور دوزخ میں مناظرہ ہوا۔ دوزخ نے کہا میرے اندر مغرور اور سرکش لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا۔ کہ میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ تو اللہ رب العزت نے دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ جنت تو میری رحمت ہے جس بندے پر میں رحم کرنا چاہوں تیرے ذریعہ سے کروں گا۔ اور دوزخ تو میرا عذاب ہے جس کو چاہوں گا تیرے ذریعہ سے عذاب دوں گا اور تم دونوں کا بھرنا مجھ پر ہے۔

پیچھے بھی ایک حدیث گزر چکی ہے کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ معلوم ہوا کہ کبر کو اختیار کرنا۔ انتہائی گھناؤنا جرم ہے جو جنت سے محرومی اور جہنم میں دخول کا باعث بنتا ہے۔

انسان پر تعجب ہے:۔ یہ اتنا مغرور کس چیز پر ہوتا ہے۔ یہ زمین پر اکڑ کے کیوں چلتا ہے اپنے مال و دولت' حسن و جمال اور محلات پر فخر کیسے کرتا ہے۔

کیا کبھی اس نے اپنی تخلیق پر غور نہیں کیا ہاں واقعی یہ اپنی تخلیق پر غور نہیں کرتا۔ اگر کبھی اس بارہ میں سوچے تو یقیناً اس کے پھولے ہوئے جسم سے کبر کی ہوا خارج ہو جائے۔ اے انسان ذرا سوچ تو سہی تو کیا تھا کیا ہوا؟ کیسے بنا؟ کیسے پھلا پھولا ارشاد ربانی ہے۔

ولقد خلقنا الانسان من سلالۃٍ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظٰماً فکسونا العظام لحما ثم انشا نہ خلقاً اٰخر فتبارک اللہ احسن الخالقین (المومنون ایت نمبر ۱۴)

ترجمہ:۔اور تحقیق ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا پھر اس کو نطفہ کی شکل میں ایک محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر اسی جمے ہوئے خون کو گوشت کا ٹکڑہ بنا دیا۔ پھر اس ٹکڑے میں ہڈیوں کو پیدا کیا پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا۔ پھر ہم نے اس کو ایک اور شکل میں پیدا کر دیا۔ پس اللہ کریم بڑی برکت والے ہیں اور بڑی عمدہ تخلیق والے ہیں

گویا انسان پر ایسا وقت بھی آیا ہے جب یہ کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ نہ سنتا تھا نہ دیکھتا تھا نہ بولتا تھا۔ نہ پکڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ کیا تھا صرف مٹی تھا پانی کا ایک قطرہ تھا۔ گوشت کا ایک ٹکڑا تھا۔ مختلف حالتوں سے بدل کر پھر انسان بنا ہے۔

اے انسان کیا تو غور نہیں کرتا۔ کہ تو معرض وجود میں کیسے آیا۔ اور اب تو اسی ذات کے سامنے جس نے تجھے پیدا کیا ہے اکڑ کے چلتا ہے شیخی بھگورتا ہے صد افسوس ہے تجھ پر ایک غیر ذی شعور کتا بھی اپنے مالک کے سامنے سر اٹھا کر نہیں چلتا۔ بلکہ وہ بھی اپنی گردن خم رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہو کر عقل کا ٹوکرا سر پر سجا کر اپنے مالک کے سامنے آنکھیں

نکال نکال کر دکھلاتا ہے۔

خبردار! اے انسان اپنے کبر سے باز آجا زمین پر اکڑ کے نہ چل۔ دوسروں کو کمی اور ذلیل نہ سمجھ غریبوں کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھ کیونکہ

انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔

تو زمین کو پھاڑ نہیں سکے گا۔ (یا ساری کائنات کو طے نہیں کر سکے گا۔ چاہے کتنا ہی زور دے کر چلے) اور نہ پہاڑوں کے برابر لمبا ہو سکے گا۔ (کتنا ہی تن کر چلے)

کبر اللہ ہی کے شایان شان ہے:۔ کبر ایسا وصف ہے جو شہنشاہ احکم الحاکمین اللہ رب العزت ہی کے شایان شان ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔

قال اللہ عزوجل العز ازاری والکبریاء ردائی فمن ینازعنی فی واحد منہما فقد عذبتہ (مسلم)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عزت اور بزرگی میرا ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے سو جو شخص بھی مجھ سے ان دونوں میں جھگڑا کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ تواضع اور عجزو انکساری کو اپنائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور معزز انسان وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ اور ایسے ہی فرمان نبوی ہے لافضل لعربی علی عجمی الابالتقوی۔

ہمیں چاہئے کہ کبر جیسے مذموم وصف کو چھوڑ کر عجزو انکساری کو اپنے دامن میں سمیٹ کر دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔ آمین